قمر الحسنین

سیرتِ نبویؐ کا پیغام یہ ہے کہ۔!

تمام خود ساختہ درگاہوں سے بغاوت کر کے ایک ہی بارگاہ سے وابستہ ہو جاؤ۔!

مجلس احرارِ اسلام لاہور کے زیرِ اہتمام سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسہ سے قائد احرار سید عطاء المحسن بخاری مدظلہٗ کا خطاب۔

میں گوجرانوالہ ایک کام کی غرض سے گیا ہوا تھا کہ ۶ اکتوبر کے روزنامہ پاکستان میں خبر پڑھی کہ کل جناح ہال لاہور میں سید عطاء المحسن بخاری سیرت النبی کے مقدس موضوع پر خطاب فرمائیں گے۔ میں نے جلدی جلدی کام سمیٹا اور لاہور کی راہ لی اور پہلی فرصت میں جناح ہال جانے کی تیاری کرنے لگا، تیار ہوتے ہی میں گاڑی لے کر سیدھا جناح ہال پہنچا تو بخاری صاحب کی تقریر شروع ہو چکی تھی۔ ہال کے اندر داخل ہوتے ہی جو پہلا جملہ میرے کانوں سے ٹکرایا وہ تھا کہ سیر اور مدحت میں فرق ہے سیرت نام ہے اعمال کا، معاملات و اخلاق کا۔ رخ پر انوار کا بیان منقبت ہے، نبی کی زلفوں کا بیان اور کالی کملی کی توصیف، مدح و منقبت کے زمرے میں آتی ہے۔ سیر کا معنیٰ ہے چال ڈھال، آپ کا سونا جاگنا، صبح اٹھنا، بول و براز سے فارغ ہونا، وضو، نماز، گھر سے نکلنا، بازار جانا، ازواج مطہرات سے سلوک، عام لوگوں سے ملنے جلنے کا رویہ، سماجی رویے، قومی رویہ اور دینی جذبہ۔ بخاری صاحب نے تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔

۱۔ میں یہیں سے شروع کرتا ہوں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کسی سے ہاتھ ملاتے تو اس وقت تک اپنا ہاتھ نہ کھینچتے جب تک کہ دوسرا آدمی اپنا ہاتھ نہ کھینچ لیتا۔

صلی اللہ علیہ وسلم

۲۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کسی سے ملتے تو متبسم چہرے کے ساتھ مسکراہٹیں آپ کے رخِ انور پر پھیلی رہتیں۔

صلی اللہ علیہ وسلم

۳۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ملنے جلنے والوں میں یوں گھل مل کر تشریف فرما ہوتے کہ اجنبی آنے والا آکر پوچھتا اَیُّکُمْ مُحَمَّدٌ تم میں محمد کون ہے۔ آپ اپنی محفل میں کوئی ٹھاٹھ یا امتیاز پیدا نہ کرتے۔

صلی اللہ علیہ وسلم

۴۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم قطعاً مال جمع نہ کرتے اور مال جمع کرنا آپ کو پسند ہی نہ تھا۔ ایک دفعہ آپ مغرب کی نماز پڑھانے مسجد میں تشریف لائے اور مُصلّے پر کھڑے ہو کر پھر گھر پلٹ آئے تھوڑی دیر بعد آپ تشریف لائے اور معمول کے مطابق مغرب کی نماز پڑھائی۔ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے پوچھا یا رسول اللہ! آج معمول کے برعکس ایک بات ہوئی، آپ تشریف لائے اور پھر واپس تشریف لے گئے۔ کیا بات تھی آپ نے فرمایا عِنْدِیْ تِبْرًا مِنْ ذَهَبٍ۔ میرے پاس سونے کا ایک ٹکڑا تھا، جب میں مصلّے پر کھڑا ہوا تو مجھے یاد آیا کہ میرے گھر میں تو سونے کا ٹکڑا رکھا ہے میں نے واپس آکر وہ صدقہ کیا اور پھر نماز پڑھائی۔ مجھے اللہ سے حیا آئی کہ میں مصلّی پر اس طرح آجاؤں۔

صلی اللہ علیہ وسلم

سرمایہ دارو! جاگیر دارو! تم اس واقعہ کو غور سے سنو! ہوش کی آنکھ کھولو، عقل کے ناخن لو تم نے یہودیانہ کاروباری ہتھکنڈے استعمال کر کے قوم کا سارا سرمایہ لوٹ لیا۔ زکوٰۃ تم نہیں دیتے صدقہ وخیرات تمہارے ہاں نایاب، انفاق کو تم نہیں جانتے۔ جب کہ یہ دونوں حکم قرآنِ کریم میں موجود ہیں۔ سیکڑوں مرتبہ زکوٰۃ کا حکم ہے تو بیسیوں دفعہ انفاق کا حکم، انفاق زکوٰۃ کے علاوہ اُمت کی بہبود پر خرچ کرنے کا نام ہے۔ لیکن بدقسمتی سے تمہیں ایرانی مُلّاؤں نے بھول بھلیوں میں گم کر دیا کہ انفاق کا حکم مستحب عمل ہے امر واجب نہیں۔ میں پوچھتا ہوں تم مال جمع کرتے ہو۔ جس کا قرآنِ حکیم میں ایک مرتبہ بھی ذکر نہیں اس پر تمہارا عمل انتہائی خوفناک صورت اختیار کر چکا ہے ہر طائفہ مال جمع کرنے کی جنگ کر رہا ہے آپا دھاپی کا عالم ہے۔ ہر ایک اس مکروہ دھندے میں خود غرضی کی ریاست کا اسحٰق خان بنا بیٹھا ہے لیکن جو عمل نبی نے، صحابہ کرام نے پوری زندگی اپنائے رکھا جس کا حکم قرآن میں اس تسلسل سے ہے کہ پڑھ کے دل کانپ کانپ جاتا ہے اس حکم کو شخصیت پرست ایرانی مُلّاؤں نے مستحب کے درجہ میں رکھا اور تم نے مان لیا۔ حالانکہ زکوٰۃ کے بارے میں جس طرح تسلسل کے ساتھ حکم نازل ہوا ہے ویسے ہی انفاق کے بارے میں بھی حکم بڑے تسلسل کے ساتھ ہے زکوٰۃ کو فرض کہتے ہو اور انفاق کو مستحب اور مال جمع کرنے کو فرض کہتے ہو۔ اُمت کے حقوق لوٹتے ہو، مال لوٹتے ہو، اپنی تجوریاں بھرتے ہو، یقین کرو دوزخ کی آگ سمیٹتے ہو اور جمع کر رہے ہو۔ صحابۂ کرام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انفاق کے مسئلہ پر

جس طرح اتباع کی اس کی دو تین مثالیں عرض کرتا ہوں۔

سیّدنا عبداللہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے قبل بہت بڑے سرمایہ دار تھے اسلام لانے کے بعد انفاق فی سبیل اللہ سے ایک دفعہ یہ حال ہوا کہ ایک بوسیدہ کمبل باقی بچا جس سے پورا جسم لپیٹا ہوا تھا اور ببول کے کانٹوں سے اس کمبل کو ٹانکا ہوا تھا۔ آسمانوں سے جبریل امین علیہ السلام بارگاہِ مصطفوی میں حاضر ہوئے اور اللہ کا سلام محمد و ابوبکر پر بھیجا اور کہا کہ اللہ پاک کہتے ہیں ابوبکر تم اس حال پر راضی ہو عرض کیا کہ آپ اور آپ کا رسولؐ راضی ہیں تو میں بھی راضی ہوں۔

صلّی اللہ علیہ وسلّم و رضی اللہ عنہ

سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا رسول اللہ کی زوجیت میں آنے سے پہلے اس زمانہ میں لکھ پتی خاتون تھیں لیکن اسلام لانے کے بعد انفاق فی سبیل اللہ سے یہ عالم ہو گیا تھا کہ بعض اوقات رحمت کائنات کے گھر کے چولہے میں آگ نہ جلتی تھی۔

صلی اللہ علیہ وسلم، رضی اللہ عنہا

سیدنا حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کو ایک دفعہ سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے بیس لاکھ دینار عطا کیئے۔ سیدنا حسن نے دمشق سے مدینہ پہنچتے پہنچتے انفاق فی سبیل اللہ کے قانون پر عمل پیرا ہوتے ہوئے بیس لاکھ دینار امت کے مستحق لوگوں میں بانٹ دیے۔

صلّی اللہ علیہ وسلم ۔ رضی اللہ عنہ

آج کل کے مولویوں اور پیروں کا یہ حال ہے کہ دولت کے پجاری بنے ہوئے ہیں، دولت کے انباروں پر شیش ناگ بنے کنڈلی مارے بیٹھے ہیں، سرمایہ داروں اور جاگیرداروں سے محبت کی وجہ صرف ایک قدر مشترک مال ہے مال! قطع نظر اس سے کہ وہ حلال ہے یا حرام! ابجاردپر بیٹھ کر کوئی مرید آئے تو آج کا مولوی اور پیر ننگے پاؤں بھاگ کر اس کا استقبال کرتا ہے اور مجھ جیسا بے وسائل مرید کہیں ان کے ہتھے چڑھ جائے تو مطبخ کی لکڑیاں ڈھوتے ڈھوتے مرجاتا ہے اور پیر نسمہ پا کے دیدار اور اشیر واد تک سے محروم رہتا ہے ؎

کعبہ کس منہ سے جاؤ گے غالب
شرم تم کو مگر نہیں آتی

۵۔ دن بھر کی تبلیغ، تعلیم، تزکیہ اور عبادات سے تھک کر جب مربیٔ انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم سونے کے لئے اپنے مقدس بستر پر تشریف لاتے تو قبلہ رو ہو کر لیٹتے تھے اور یہ مختصر سی دعا پڑھتے پڑھتے سو جاتے:

اَللّٰھُمَّ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَ وَاَحْیٰ۔	اے اللہ تیرے نام پر مرتا ہوں اور تیرے نام پر جیوں گا۔

اور بہت سی دعائیں ہیں مثلاً یہ ایک دعا ہے جو آپ نے سیدنا عبداللہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو سکھائی تھی:

اَللّٰھُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَ الْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَ الشَّھَادَۃِ رَبَّ کُلِّ شَیْءٍ وَ مَلِیْکَہٗ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَ شَرِّ الشَّیْطٰنِ وَ شِرْکِہٖ۔	اے اللہ آسمان و زمین کو بنا نکالنے والے، ظاہر و پوشیدہ کو جاننے والے ہر چیز کے رب اور اس کے مالک میں گواہی دیتا ہوں کوئی عبادت کے لائق نہیں مگر تو، میں تیری پناہ لیتا ہوں اپنے نفس کے شر سے اور شیطان کے شر سے اور اس کی مشرکانہ چالوں سے۔

کیسی عظیم الشان اور جامع دعا ہے اس میں توحید، ربوبیت، ملکیت، علم الٰہی، نفس کا بہکاوا ابلیس کا شر و فساد سب کا ذکر ہے اللہ کی بے پناہ طاقت میں پناہ لینے کا جو حسین پیرایۂ بیان ہے وہ بے مثال ہے زبان و دل سے اللہ کی وحدانیت اور طاقت کے اظہار و اقرار کے بعد اس کی پناہ کی طلب ایک سچے بندے کی طلب و آرزو ہے۔ کیا جامع تعلیم و تربیت ہے آپ کی۔

صلی اللہ علیہ وسلم ۔ رضی اللہ عنہ

۶۔ حدیث پاک میں ہے کہ

اَلنَّوْمُ وَالْمَوْتُ تَوْأَمَانِ	نیند اور موت جڑواں ہیں۔

جب آدمی سو جاتا ہے تو گویا موت کی وادی میں اتر جاتا ہے اور صبح جب بیدار ہوتا ہے تو موت کے چنگل سے نجات پاتا ہے اور یہ سونا جاگنا عین فطرت ہے پھر فطرتِ سلیمہ کا ایک

حسین تقاضا یہ بھی ہے کہ جس ذات نے موت کے دائرے سے باہر نکالا ہے اس کا شکر ادا کرنا بھی تو واجبات میں سے ہے۔ لہٰذا معلّم انسانیت صلی اللہ علیہ وسلّم نے سو کر اٹھنے کی دعا بھی سکھائی جو سیرِ مقدسہ کا ایک اہم پہلو ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانِیْ بَعْدَ مَا اَمَاتَنِیْ وَاِلَیْهِ النُّشُوْرِ۔	تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کے لئے جی اٹھنا۔

اس دعا میں فطرت کی عکاسی بھی ہے اور موت وحیات کا قصہ بھی، یعنی جس طرح آدمی سو کر اٹھتا ہے اسی طرح مرنے کے بعد بھی جی اٹھے گا اور جیسے سو کر اٹھنے کے بعد معاملاتِ دنیا کے لئے گھر سے نکل کھڑا ہوتا ہے اسی طرح موت کے بعد زندہ ہو کر میدان محشر کے معاملات چکانے کے لئے قبر سے نکل کھڑا ہو گا۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ ـ صلّی اللہ علیہ وسلّم

حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ میرے نزدیک دین حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی اداؤں کا نام ہے اور آپ کی ہر ادا واجب العمل ہے گھر سے نکلنا بھی ایک عمل ہے۔ لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عمل میں کرامت کا ایک پہلو شامل کر کے اسے دین بنا دیا آپ جب بھی گھر سے باہر نکلتے تو یہ دعا پڑھتے :

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰهِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ	میں بھروسہ کرتا ہوں اللہ پر اور اپنے اور کائنات کے تمام امور اللہ کو سونپتا ہوں۔

۸ : جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں داخل ہوتے تو بازاری قباحتوں، رذالتوں اور بازاری حالت سے محفوظ و مامون رہنے کے لئے پڑھتے :

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ۔	کوئی معبود نہیں ہے مگر اللہ واحد و لا شریک لہٗ تمام کائنات اسی کی ملکیت ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں وہی زندہ کرتا ہے وہی مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

بازار میں رہنے والے لوگوں کے دل میں یہ بات ہوتی ہے کہ دکان ، مال تجارت ان کی ملکیت ہے اس کلمۂ توحید میں اس کی نفی پائی جاتی ہے بازاری لوگ دنیا کے گورکھ دھندے میں پھنس کر یہ یقین کر بیٹھے ہیں کہ یہ دنیا اور اس کی بہار اب ہمیشہ کے لئے انہی کے قبضہ میں ہے اس یقین کو زائل کرنے کا عظیم پہلو بھی اس کلمۂ توحید میں موجود ہے ۔ اور دنیا کے نقش فانی کا یقین مٹا کر اللہ پر یقین جمانے کا مضمون بھی اسی کلمۂ مبارکہ میں موجود ہے ۔ بازار میں جانا لوگوں کا معمول ہے مگر یہ معمول خالص حیوانی جذبوں کا مظہر ہے ۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس معمول کو مُطہّر کر دیا اور حقیر جذبوں کے اس معمول کو عظیم رویّے اور جذبے سے مزیّن کر دیا ۔

صلی اللہ علیہ وسلم

۹ : مُعلّمِ انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیّبہ نے انسانوں کی کایا پلٹ دی آپ نے فرمایا :

بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْاَخْلَاقِ	میں اسی لئے بھیجا گیا ہوں تاکہ اخلاق کو ان کی بلندیوں تک پہنچا دوں ۔

انسانی رویّوں ، انسانی جذبوں کی جبلّی اور حیوانی حالت کو خالص انسانی صورت آپ نے بخشی ۔ جن عادتوں کا ذکر کیا ہے یہ حضور علیہ السلام سے پہلے بھی موجود تھیں ، آج بھی ہیں مگر بلند نہیں پست تھیں اور پست ہیں ۔ ان عادات واخلاق میں بلندی اس وقت تک نہیں آسکتی جب تک سیرتِ طیّبہ کے یہ مقدس اعمال اعلیٰ رویّے اور پاکیزہ جذبے انہی عادات واخلاق میں بنیادی حیثیت حاصل نہیں کر لیتے ۔!

اللہ تعالیٰ مجھے آپ کو اور پوری امت کو اَحْكَمُ النَّاسِ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی سیرتِ طیّبہ پر عمل کر کے سرخرو ہونے کی توفیق عطا فرمائے ۔ آمین ۔!

بخاری صاحب نے تقریر ختم کی تو احرار کارکنوں نے انہیں سرخ قباؤں کے جھرمٹ میں لے لیا ۔ یوں محسوس ہوتا تھا کہ حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ ، چودھری افضل حق اور مولانا حبیب الرحمٰن ، مولانا گل شیر شہید رحمۃ اللہ علیہم کی ارواح اس فرزند احرار کے پاکیزہ بیان پر سرشار ہو گئیں ہیں اور اپنے روحانی سایہ کے جلو میں لئے پیامِ سیرت عام کرنے کا حکم دے

رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ قافلۂ احرار کو یہ مشن عام کرنے کی توفیق بخشے، فتنہ وفساد اور قتل غارت کے اس بڑے اور کٹھن وقت میں کرنے کا کام ہی صرف یہ ہے کہ سیرتِ طیبہ کو عام کیا جائے، اس پر عمل کیا جائے تاکہ لوگ خود ساختہ درگاہوں سے کٹ کر ایک ہی بارگاہ سے وابستہ ہو جائیں۔!

بہ مصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر بہ او نرسیدی تمام بولہبی است

اہلسنّت کا روپ دھار کر رافضیّت و سبائیت پھیلانے والوں کا مکمّل پوسٹ مارٹم

سبائی فتنہ

مُصنّف: محقق دوراں حضرت مولانا ابو ریحان سیالکوٹی مدظلہ

ایک تہلکہ خیز کتاب

- جس میں اسلام کے خلاف یہودیوں، سبائیوں اور رافضیوں کی گھناؤنی سازشوں کو بے نقاب کیا گیا ہے۔
- مقام و منصب صحابہ کرام کو مجروح کرنے والے سبائی ایجنٹوں کے فکری مغالطوں اور علمی اوقات کا بھرم کھولا گیا ہے۔
- خلافت راشدہ اور خطاء اجتہادی جیسے اہم عناوین کتاب کا اہم ترین حصّہ ہیں

صفحات چھ سو۔۔۔۔ عنقریب شائع ہو رہی ہے۔!!!

اپنا آرڈر جلد ارسال کریں۔

بخاری اکیڈمی دارِ بنی ہاشم ملتان